روزنامہ
ٹیلی فون نمبر: 213029
C.P.L 29

# الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web:http://www.alfazal.com
Email:editor@alfazal.com

منگل 19 جولائی 2005ء 11 جمادی الثانی 1426 ہجری 19 وفا 1384 ہش جلد 55-90 نمبر 161

تمام طاقتوں کو استعمال کرتے ہوئے آنحضرت ﷺ حقوق اللّٰہ اور حقوق العباد ادا کیا کرتے تھے

# رسول اللہ ﷺ نے امانت، دیانت اور ایفائے عہد کے اعلیٰ نمونے قائم فرمائے

## جو شخص امانت کا لحاظ نہیں رکھتا اس کا کوئی ایمان نہیں اور جو عہد کا پاس نہیں کرتا اس کا کوئی دین نہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ 15 جولائی 2005ء بمقام بیت الفتوح مورڈن۔ لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 15 جولائی 2005ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ حضور انور نے سورہ مومنون کی آیت نمبر 9 کی تلاوت کی امانت دیانت اور عہدوں کی پاسداری کے متعلق آنحضرت ﷺ کے پاکیزہ اسوہ کا بیان کیا۔ یہ خطبہ حسب معمول ایم ٹی اے پر متعدد زبانوں میں تراجم کے ساتھ براہ راست نشر کیا گیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ دورہ پر جانے سے قبل میں آنحضرت ﷺ کی سیرت کا خطبات میں ذکر کرتا رہا مگر دورہ کے دوران وہاں کے مقامی حالات اور ضروریات کے مطابق خطبہ کا موضوع اختیار کیا گیا۔ گو کہ میرا طریق ہے کہ میں آنحضرت ﷺ کے اسوہ سے ہی استنباط کرتا ہوں مگر خاص طور پر سیرت رسول اکرم ﷺ کا ذکر نہ ہوسکا۔ اب پھر وہ سلسلہ شروع کرتا ہوں کیونکہ آنحضرت ﷺ کے قرب اور قوت قدسی سے انسان کے اندر ایسی تبدیلی پیدا ہوسکتی ہے۔ جس کی وجہ سے ہمیں خدا کا قرب عطا ہوسکتا ہے۔ حضور انور نے آل عمران کی آیت قل ان کنتم ...... کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ خدا کا قرب پانے کا ایک ہی ذریعہ ہے کہ محبت کے جذبہ کے ساتھ آنحضرت ﷺ کے اسوہ کی پیروی کی جائے۔ اور صرف اسی طریق سے خدا کا پیار حاصل کرسکو گے۔ خدا تعالیٰ ہر احمدی کو اس مرتبہ کے سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ امانت، دیانت اور عہد کی پاسداری، ایسا خلق ہے کہ آج ہر طبقہ، قوم اور ملک میں اس کی کمی نظر آتی ہے۔ لیکن ہمارے ہادی کامل نے امانت و دیانت کے اعلیٰ نمونے قائم کرتے ہوئے ماننے والوں کو ان پر عمل کرنے کی نصیحت فرمائی۔

حضور انور نے آنحضرت ﷺ کی سیرت سے بعض واقعات بھی پیش فرمائے جن سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ اس خلق میں بھی کمال کو پہنچے ہوئے تھے۔ جنگوں کے موقع پر مخالفین کے خلاف بغض اور کینے کی آگ ایسی بھڑکتی ہے کہ تمام اخلاق کو پس پشت پھینک دیا جاتا ہے۔ مگر آنحضرت ﷺ نے ایسا نہ کیا۔ جنگ خیبر میں یہودی کی بکریاں چرانے والا مسلمان ہوگیا۔ تو اس کو حکم دیا کہ بکریوں کو ان کے قلعہ کی طرف دھکیل دو کیونکہ امانت میں خیانت نہیں ہونی چاہئے۔ جنگ بدر میں جب افراد کی شدید ضرورت تھی دو صحابہ کفار کی قید سے رہائی اس عہد پر پا کر آتے ہیں کہ مسلمانوں کے ساتھ ہو کر اہل مکہ کے خلاف جنگ نہ کریں گے۔ تو آپؐ نے ان کو واپس بھیج دیا کہ اپنے عہد کو پورا کرو۔

حضور انور نے آنحضرت ﷺ کے عہد جوانی کے ایسے واقعات پیش کئے جن سے آپ کے اعلیٰ اخلاق کے نمونے نبوت سے قبل کی زندگی میں بھی اسی طرح نظر آتے ہیں جیسے کہ بعد میں۔ خانہ کعبہ کی تعمیر پر حجر اسود رکھنے کے معاملہ کے وقت آپ کی آمد پر ہر کوئی آپ کا فیصلہ ماننے کیلئے تیار ہوگیا کہ آپ امین ہیں۔ حضرت خدیجہ نے آپؐ کے حسن امانت سے متاثر ہو کر شادی کا پیغام بھیجا۔ دشمن کی بھی ایسی گواہیاں تاریخ میں ہمیشہ کیلئے محفوظ ہیں کہ آپ امین اور صادق تھے اور شدید مخالفین بھی انکار نہ کرسکے۔ ابوسفیان ہرقل کے دربار میں باوجود شدید خواہش کے بھی آپ پر کوئی الزام نہ لگا سکا۔ حضور انور نے فرمایا کہ دعویٰ نبوت کے بعد بھی کفار آپ کے پاس امانتیں رکھواتے تھے۔ اور آپؐ نے بھی ہجرت کرنے سے قبل اس کا مکمل انتظام فرمایا کہ تمام امانتیں ان کو واپس کر دی جائیں۔ انہوں نے آپؐ کو آپؐ کے شہر سے نکال دیا مگر آپؐ نے پھر بھی امانت میں خیانت نہیں کی۔

حضور انور نے چند احادیث بھی پیش فرمائی جن میں رسول اکرمؐ نے اسی خلق کے بارے میں نصائح فرمائی تھیں۔ اور ہر کٹھن موقع پر اپنے عمل سے بھی رہنمائی کی۔ صلح حدیبیہ کے نازک موقع پر بڑے حوصلہ اور عزم سے اپنے معاہدہ کو پورا کیا۔ حضور انور نے حضرت مسیح موعود کے اقتباسات بھی پیش فرمائے کہ آنحضرت ﷺ کامل انسان تھے اور تمام حقوق اللہ اور حقوق العباد کو اپنی تمام تر خداداد طاقتوں کو استعمال کرتے ہوئے تندہی سے ادا کرتے تھے۔

خطبہ کے آخر میں حضور انور نے انڈونیشیا میں احمدیوں کے خلاف ہونے والے فسادات کا ذکر کیا اور فرمایا کہ ایک جلسہ پر انہوں نے حملہ کیا اور احمدیوں کو زخمی بھی کیا۔ آج پھر ایک پروگرام تھا۔ انتظامیہ بھی جماعت کے ساتھ تعاون نہیں کر رہی۔ بلکہ ایک بیت الذکر بھی خالی کروالی ہے۔ فرمایا یہ تو ہمیں پتہ ہے کہ جب بھی جماعت ترقی کرے گی تو دشمنی کی آگ بھی بھڑکے گی۔ اس وقت احمدیوں کا بھی فرض ہے کہ دعاؤں میں لگ جائیں۔ کہ خدا ان مخالفین سے نبٹے اور جماعت کو ان کے ہر شر سے محفوظ رکھے اور متاثر ہونے والے احمدیوں کو حوصلہ اور استقامت عطا فرمائے اور ہر شر سے محفوظ رکھے۔

## امین آگیا

رسول اللہؐ کے دعویٰ نبوت سے پہلے قریش نے کعبہ کو از سر نو تعمیر کرنا شروع کیا۔ مگر جب وہ حجر اسود کی جگہ پر پہنچے تو اس بات پر سخت جھگڑا ہوگیا کہ کونسا قبیلہ اسے اس کی جگہ پر رکھے۔ آخر یہ تجویز ہوئی کہ جو شخص سب سے پہلے حرم کے اندر آئے وہ اس جھگڑے کا فیصلہ کرے اللہ کی قدرت کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے تشریف لائے اور سب لوگ پکار اٹھے۔ مین' امین۔ محمد۔ ہم سب اس پر راضی ہیں چنانچہ رسول اللہؐ نے نہایت حکمت سے حجر اسود کو اس کی جگہ پر نصب کر دیا۔

(سیرۃ ابن ہشام حدیث بنیان الکعبہ جلد اول 197)

## محترم میجر سید سعید احمد صاحب وفات پاگئے

محترم میجر سید سعید احمد صاحب ابن محترم سید ظہور الحسن صاحب احمدی آف پشاور مورخہ 16 جولائی 2005ء کو بعمر 86 سال لاہور میں وفات پاگئے۔ آپ حضرت میر محمد اسحاق صاحب کے داماد تھے سیدنا حضرت مصلح موعود نے آپ کا رشتہ محترمہ سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ بنت حضرت میر محمد اسحاق صاحب سے خود کروایا تھا اور نکاح بھی خود حضور نے پڑھا تھا۔ آپ کا جنازہ لاہور میں مکرم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے پڑھایا۔ آپ موصی تھے اس لئے جسد خاکی ربوہ لایا گیا جہاں بعد از عصر بیت مبارک ربوہ میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد آپ نے ہی دعا کروائی۔

آپ کے دو بیٹے مکرم سید جلید احمد صاحب نائب وکیل التعلیم تحریک جدید اور مکرم سید حسین احمد صاحب مربی سلسلہ ہیں اور تین بیٹیاں مکرمہ سیدہ لبنیٰ حبیب صاحبہ اہلیہ مکرم میر حبیب احمد صاحب واقف زندگی ٹیچر نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ محترمہ سیدہ امۃ الکافی صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا عمر احمد صاحب نائب صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ اور مکرمہ سیدہ امۃ الباسط صاحبہ اہلیہ محترم سید خالد احمد شاہ صاحب ناظر مال (خرچ) ہیں آپ کی اہلیہ محترمہ سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ 1982ء 1997ء صدر لجنہ اماء اللہ ضلع لاہور رہیں اور 1997ء میں وفات پاگئی تھیں۔ محترم میجر صاحب خلافت کے فدائی اور مخلص خادم دین تھے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرماتے ہوئے درجات بلند فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین

## درخواست دعا

محترم ڈاکٹر قاضی مسعود احمد صاحب ابن آئی سرجن مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب لاہور میں آجکل شدید بیمار ہیں احباب سے ان کی شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

## خطبہ جمعہ

# اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اور لوگوں کی تکلیفوں کو دور کرنے اور ان کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے جود وسخا کے غیر معمولی شان کے حامل نظارے ہمیں صرف اور صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہی نظر آئیں گے۔

(آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ سے آپؐ کے جود وسخا کے نہایت دلپذیر، روح پرور واقعات کا بیان)

خطبہ جمعہ حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز– فرمودہ18 / مارچ 2005ء بمطابق 18/ امان 1384ھجری شمسی بمقام بیت الفتوح. مورڈن، لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

عام طور پر دنیا میں ایک دنیادار انسان دولت کی خواہش کرتا ہے دولت جمع کرنے کی کوشش کرتا ہے تاکہ دنیاداروں میں اپنا ایک مقام بنائے۔ اپنی دولت سے دوسروں کو مرعوب کرے۔ اپنے لئے آرام و آسائش کے سامان مہیا کرے۔ اپنے لئے آرام دہ رہائش اور آرام دہ سواریوں کا انتظام کرے۔ اپنے بیوی بچوں کے لئے دولت کے انبار چھوڑ کر جائے تاکہ وہ بھی اس کے بعد آسائش کی زندگی گزار سکیں۔ اور اس میں بھی ایک چھپی ہوئی خواہش ہوتی ہے کہ میرے مرنے کے بعد لوگ یہی کہیں گے کہ فلاں امیر آدمی مرنے کے بعد اتنی دولت چھوڑ کر مرا۔ اور اس کی اولاد اتنی دولت میں کھیل رہی ہے۔ یہ تو ہیں ظاہری دنیاداروں کی باتیں۔ ہر ایک کو نظر آرہے ہوتے ہیں۔ لیکن کچھ ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جو اپنے خیال میں انسانیت کے ہمدرد اور غمخوار ہوتے ہیں، جو انسانی ضرورتوں کے پورا کرنے کے نعرے لگا رہے ہوتے ہیں۔ لیکن ان کے عمل بھی ان دنیاداروں سے کوئی مختلف نہیں ہو رہے ہوتے، صرف ظاہری نعرے اور دعوے ہی ہوتے ہیں۔ کیونکہ کبھی بھی اپنے مفاد کی قربانی کرتا ہوا ان میں سے کوئی بھی نظر نہیں آئے گا۔ لیکن دولت کے ملنے پر اور پھر اس کے خرچ کرنے کے جو طریقے ہیں اس بارے میں جو اُسوۂ حسنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے لئے قائم فرمایا ہے اس کی مثالیں آپؐ کی زندگی کا ہی حصہ ہیں۔ یہ تو بعض دفعہ ہو جاتا ہے کہ دنیا کے دکھاوے کے لئے جیسا کہ مَیں نے کہا لوگ ہمدردی کا اظہار کر رہے ہوتے ہیں اور اس کی خاطر پھر بعض لوگ اپنی طرف سے سخاوت کا اظہار بھی کر دیتے ہیں، لوگوں کے لئے خرچ بھی کر دیتے ہیں۔ لیکن یہ وقتی جذبہ ہوتا ہے۔ لیکن صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اور لوگوں کی تکلیفوں کو دور کرنے اور ان کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے ان کا احساس کرتے ہوئے یہ جود وسخا کے نظارے ہمیں صرف اور صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہی نظر آئیں گے۔ یہ معیار نہ کبھی اس سے پہلے قائم ہوئے اور نہ قائم ہوں گے۔ بہرحال ایک اسوۂ حسنہ ہے جو آپؐ نے ہمارے لئے قائم فرمایا۔ جہاں آپؐ رات دن اس فکر میں رہتے تھے کہ لوگ ایک خدا کو پہچانیں، روحانیت میں ترقی کریں۔ وہاں اپنی آسائش اور اپنے آرام کی فکر نہیں تھی بلکہ ایک یہ بھی فکر تھی کہ لوگوں کی ضروریات کس طرح پوری ہوں۔ اپنے بیوی بچوں کے آرام و آسائش کی کوئی فکر نہیں تھی بلکہ ان کو بھی یہ تعلیم تھی اور یہی تربیت کی کہ دوسروں کے لئے اپنے ہاتھ کو کھولو اور اپنے دل کو کھولو۔ اور ان کو خود یہی تلقین تھی کہ اللہ تعالیٰ کی طرف جھکنے پر زیادہ زور دو، بجائے اس کے کہ مال جمع کرنے اور اکٹھا کرنے پر زور رہو، اپنی آرام و آسائش پر زور رہو کیونکہ یہی چیز ہے جو آخری زندگی میں تمہارے کام آئے گی۔

تو جیسا کہ مَیں نے کہا کہ یہ جُود وسخا، لوگوں کی خاطر خرچ کرنا، قربانی کرکے خرچ کرنا یہ بھی آپؐ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے ہمدردی میں کرتے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ کے رنگ میں رنگین ہونے کے لئے کرتے تھے۔ آپؐ ہی کی ذات ہے جس نے اللہ تعالیٰ کی تمام صفات کے اعلیٰ معیار جو کسی انسان میں ہو سکتے ہیں نظر آتے ہیں۔ پس اس جود وسخا کے نمونے بھی خدا تعالیٰ کی ذات کے بعد اگر کسی انسان میں نظر آسکتے ہیں تو وہ اسی انسان کامل کی ذات ہے۔ آپؐ کو پتہ تھا کہ خدا تعالیٰ کی صفات کا سب سے بڑا مظہر مَیں ہوں۔ اور یہ جود وسخا بھی، یہ بھی ایک خُلق ہے، کوئی اس سے باہر نہیں۔ چنانچہ آپؐ نے خود فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمام سخاوت کرنے والوں سے بڑھ کر سخاوت کرنیوالا ہے۔ اور پھر مَیں تمام انسانوں میں سے سب سے بڑا سخی ہوں۔

(مجمع الزوائد باب فی جودہٖ ﷺ باب 9صفحہ 13)

اب یہ کوئی زبانی دعویٰ نہیں ہے بلکہ جیسا کہ مَیں چند نمونے پیش کروں گا، چند مثالیں پیش کروں گا اس سے ثابت ہوگا کہ آپؐ سے بڑھ کر حقیقت میں دنیا میں کوئی سخی پیدا نہیں ہوا۔ آپؐ کو کبھی یہ خیال نہیں آیا کہ یہ دولت خدا تعالیٰ نے مجھے دی ہے، مجھے اپنے آرام کے لئے اسے رکھنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی زندگی میں بے شمار ایسے مواقع پیدا کئے جب آپؐ کے پاس دولت کے انبار لگ گئے۔ لیکن آپؐ نے کبھی ان کو آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھا بلکہ فوری طور پر لوگوں میں تقسیم کرنے کی فکر ہوتی تھی۔

چنانچہ آپؐ فرمایا کرتے تھے کہ (۔) کہ میں تو صرف قاسم ہوں۔ خدا تعالیٰ دیتا ہے اور مَیں تقسیم کر دیتا ہوں۔

(بخاری کتاب الأعتصام بالکتاب والسنة باب قول النبی ﷺ لا تزال طائفة من امتی ظاهرين)

ان تقسیم کرنے کے نظاروں کی تصویر کشی مختلف روایات میں ہوئی ہے صحابہ نے اپنے اپنے رنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جود وسخا کے واقعات کو بیان فرمایا ہے۔ ان روایات کو بھی پڑھ کر یہ احساس ہوتا ہے کہ صحابہ اس سے بھی زیادہ کچھ کہنا چاہتے تھے لیکن الفاظ ساتھ نہیں دیتے تھے۔

چنانچہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کَانَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ اَحْسَنَ

النَّاسِ وَأَشْجَعَ النَّاسِ وَأَجْوَدَالنَّاسِ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب انسانوں میں سے حسین ترین اور سب سے بہادر اور سب انسانوں میں سے زیادہ سخی تھے۔

(بخاری کتاب الجهاد والسير)

پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ بہادر، معزز، سخی اور نورانی وجود کسی کو نہیں دیکھا۔

(ابن سعد جلد اول صفحہ 373)

**حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے بیان کیا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے بڑھ کر سخی تھے اور آپؐ کی سخاوت رمضان کے مہینے میں اپنے انتہائی عروج پر پہنچ جاتی تھی۔ جب جبرئیل آپؐ سے ملاقات کرتے تھے اس وقت آپ کی سخاوت اپنی شدت میں تیز آندھی سے بھی بڑھ جاتی تھی۔**

(بخاری کتاب الصوم باب أجود ما كان النبي ﷺ)

آپ کی سخاوت کا عمومی رنگ بھی ایسا تھا کہ جس کا مقابلہ نہیں کیا جا سکتا۔ جیسا کہ مَیں آگے بعض روایات سے پیش کروں گا۔ لیکن صحابہ کہتے ہیں کہ رمضان میں تو اس سخاوت کا رنگ ہی کچھ اور ہوتا تھا۔ یہ کبھی عام حالات میں بھی نہیں ہوا کہ کبھی کسی نے مانگا ہو اور آپؐ نے نہ دیا ہو۔

حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگا ہو اور آپؐ نے 'نہ' کہا ہو۔ اگر ہوتا تو عطا فرما دیتے ورنہ خاموش رہتے، یا اس کے لئے دعا کر دیتے۔

(شرح مواهب اللدنيه للزرقاني جلد 6 صفحه 114 دارالكتب العلمية بيروت طبع اولى 1996ء)

پھر ایک روایت میں آتا ہے حضرت ابوسعید خدریؓ روایت کرتے ہیں کہ بعض انصار نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیا۔ انہوں نے پھر مانگا تو آپؐ نے مزید عطا فرمایا۔ انہوں نے پھر مانگا تو آپؐ نے کچھ اور عطا فرمایا یہاں تک کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جو کچھ تھا وہ ختم ہو گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس جو مال ہوتا ہے اسے تم سے روک کر نہیں رکھتا۔

(بخاری کتاب الزكوٰة باب الأستعفاف عن المسألة)

پھر ایک روایت میں حضرت سھلؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے لباس کی ضرورت محسوس کر کے ایک صحابیہ نے ایک خوبصورت چادر کڑھائی کر کے آپؐ کی خدمت میں پیش کی۔ اور عرض کی کہ یہ میں نے آپؐ کے لئے اپنے ہاتھ سے بُنی ہے تاکہ آپؐ اس کو استعمال فرمائیں۔ (کیونکہ آپؐ سب کچھ دے دیا کرتے تھے، اپنے لئے نہیں رکھتے تھے)۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی ضرورت بھی تھی۔ آپؐ اندر گئے اور وہ چادر پہنی اور باہر تشریف لائے تو ایک صحابی نے کہا کیا عمدہ چادر ہے یہ مجھے پہنا دیجئے۔ اس پر لوگوں نے اس کو کہا کہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پہن لیا ہے اور آپؐ کو اس کی ضرورت بھی ہے تو تم نے پھر یہ چادر کیوں مانگ لی۔ حالانکہ تم یہ بھی جانتے ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی انکار نہیں کیا۔ اس پر اس نے کہا کہ یہ مَیں نے پہننے کے لئے نہیں مانگی۔ مَیں نے تو یہ اپنے کفن کے لئے مانگی ہے۔ (بخاری کتاب الجنائز باب من استعد الكفن في زمن النبي ﷺ)

ایک روایت میں آتا ہے۔ ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں نوے ہزار درہم پیش کئے گئے۔ آپؐ نے انہیں ایک چٹائی پر رکھوا لیا اور تقسیم فرمانے لگے۔ ہر آنے والے سوالی کو عطا فرماتے تھے اور کسی کو بھی خالی ہاتھ نہ جانے دیتے۔ جب آپؐ سارے درہم تقسیم فرما چکے تو ایک اور سوالی آ گیا۔ اس وقت تک ختم ہو چکے تھے تو آپؐ نے فرمایا تم ہمارے نام پر اپنی ضرورت کی چیزیں خرید لو اور جب کہیں سے مال آئے گا یا میرے پاس گنجائش ہو گی تو مَیں تمہارا قرض اتار دوں گا۔ تو اس موقع پر وہاں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) جس کام کی استطاعت نہیں ہے وہ اللہ تعالیٰ نے ضروری قرار نہیں دیا۔ یعنی جب آپ کے پاس نہیں ہے تو انکار کر دیں۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا بڑا برا منایا۔ آپؐ کو یہ بات پسند نہیں آئی۔ وہاں ایک انصاری بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ خرچ کرتے چلے جائیں اللہ آپ کو کبھی بھی مال کی کمی نہیں ہونے دے گا۔ یہ سن کر آپؐ مسکرائے اور آپؐ کے چہرے پر خوشی کے آثار جھلکنے لگے۔ اور فرمایا مجھے یہی حکم ملا ہوا ہے۔ (الشفاء لقاضي عياض فصل واما الجود والكرم والسخاء والسماحة جلد اول صفحه 65-66)۔ اور آپؐ کی اسی سخاوت کی وجہ سے آپؐ پر قرض بھی ہو جاتا تھا۔ لیکن کبھی اس کی پرواہ نہیں کی۔

چنانچہ اس قرض کا ایک روایت میں ذکر آتا ہے کہ عبدالله الهوزني بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حلب میں ملا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آمد و خرچ کی بابت سوال کیا کہ کس طرح آمد ہوتی تھی، کس طرح خرچ ہوتا تھا؟ تو بلالؓ کہنے لگے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تک یہ سارا انتظام، آمد و خرچ کا حساب کتاب، یہ میرے سپرد ہی ہوتا تھا۔ اور اس طرح ہوتا تھا کہ جب بھی کوئی مسلمان کپڑوں سے عاری ہے یا کوئی ضرورت مند ہے اور آپ کے پاس آتا تو آپؐ مجھے حکم فرماتے اور مَیں اس کو کپڑا خرید دیتا یا اس کی ضرورت پوری کر دیتا۔ کھانے کی ضرورت ہوتی یا کوئی اور جو بھی انتظام ہوتا۔ اور حضرت بلالؓ کہتے ہیں کہ بعض دفعہ رقم نہیں ہوتی تھی اس کے لئے اگر مجھے قرض بھی لینا ہوتا تھا تو میں لے لیا کرتا تھا۔ تو ایک دن ایک مالدار مشرک مجھے ملا اور کہنے لگا کہ اے بلال! مَیں صاحب استطاعت ہوں! مجھے توفیق ہے تم کسی اور سے کیوں قرض لیتے ہو، جب ضرورت ہو مجھ سے لے لیا کرو۔ تو کہتے ہیں مَیں اس سے قرض لینے لگ گیا۔ تو ایک روز میں وضو کر رہا تھا کہ وہی شخص کچھ اور تاجروں کے ہجوم میں میرے پاس آیا اور مجھے دیکھتے ہی بڑی رعونت سے کہنے لگا کہ اے حبشی! تمہیں علم ہے کہ میرا قرض چکانے کے دن قریب آ گئے ہیں، چند دن باقی رہ گئے ہیں۔ تو مَیں نے کہا ہاں مجھے پتہ ہے۔ بہر حال اس نے بڑے سخت الفاظ میں کہا کہ میں ان دنوں کے اندر اندر اپنا قرض واپس لے کے رہوں گا ورنہ تم میری نوکری کرو گے اور میری بکریاں چراؤ گے اور میری غلامی میں آ جاؤ گے۔ تو بہر حال بلال کہتے ہیں کہ میرے دل پر اس بات کا بڑا اثر ہوا۔ اس کی یہ باتیں مجھے بڑی بری لگیں۔ عشاء کی نماز کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ فلاں مشرک سے اتنا قرض لیا تھا، لوگوں کی ادائیگیوں اور ضرورتیں پوری کرنے کے لئے، اب آج اس نے مجھے قرض کی ادائیگی کے لئے بڑا سخت برا بھلا کہا ہے۔ ابھی کچھ دن رہتے ہیں۔ اور حالت یہ ہے کہ نہ آپ کے پاس کچھ ہے اور نہ میرے پاس ہے کہ قرض کی ادائیگی کا کچھ انتظام کر سکیں۔ تو میرے ذہن میں یہی خیال آتا ہے کہ میں کچھ دنوں کے لئے جب تک ادائیگی کا انتظام نہیں ہو جاتا کسی مسلمان قبیلہ کی طرف چلا جاتا ہوں۔ تو کہتے ہیں کہ مَیں یہ کہہ کر اپنے گھر آ گیا اور تیاری کرنے لگا۔ جوتی اور ڈھال وغیرہ اپنے سرہانے رکھ لی کہ صبح صبح سفر شروع کر دوں گا۔ تو کہتے ہیں کہ جب صبح جانے کے لئے تیار تھا تو ایک شخص میرے پاس آیا اس نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں بلا رہے ہیں۔ میں حضورؐ کے پاس آیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ چار اونٹ سامان سے لدے پھندے بیٹھے ہیں اور ان پر مال لدا ہوا تھا۔ تو جب میں حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اجازت چاہی۔ آپؐ نے مجھے دیکھتے ہی فرمایا کہ اے بلال! خوش ہو جا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے قرض کی ادائیگی کا سامان کر دیا ہے۔ اور پھر فرمایا کہ کیا تم نے چار اونٹ نہیں دیکھے؟ یہ جو سامان سے لدے ہوئے ہیں۔ میں نے کہا ہاں جی دیکھے ہیں۔ فرمایا یہ سارا سامان لے لو اور سب قرضے اتار دو۔ یہ فدک کے رئیس نے تحفۃً بھجوائے ہیں۔ تو کہتے ہیں کہ چنانچہ میں نے ایسے ہی کیا۔ واپس آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ فرمانے لگے کہ بلال جو تیرے پاس تھا اس کا کیا بنا۔ تو کہتے ہیں کہ

میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! جو آپ پر تھا وہ سارا قرض اتار دیا اور اب کوئی قرض باقی نہیں رہا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا کوئی مال بچا ہے۔ میں نے کہا جی ہاں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو بچ گیا اس کو بھی ضرورت مندوں کو دے دو اور میری تسلی اور راحت کا سامان کرو۔ جب تک اس میں سے کچھ بھی موجود ہے میں گھر نہیں جاؤں گا۔ جب نماز عشاء ہو گئی تو کہتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا کہ کیا بنا؟ مَیں نے عرض کیا کہ مال پڑا ہوا ہے کوئی لینے ہی نہیں آیا۔ تو حضورؐ نے وہ رات مسجد میں گزاری۔ اور جب دوسرے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز ادا کی تو پھر پوچھا کہ بلال مال کا کیا بنا۔ تو میں نے عرض کی یارسول اللہؐ! اللہ نے آپؐ کو اس مال سے بے فکر کر دیا ہے''۔ یعنی سب تقسیم ہو گیا ہے۔ ''اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ اکبر کہا اور اس کا شکر ادا کیا''۔ کہ سب مال تقسیم ہو گیا ہے۔

(سنن ابی داؤد کتاب الخراج باب فی الامام یقبل ھدایا المشرکین)

**اب دیکھیں آپؐ لوگوں کے لئے کوئی معمولی قرض نہیں لے رہے۔ بلکہ وہ اتنا زیادہ ہو گیا ہے کہ اس کی ادائیگی کے لئے بھی اونٹوں پہ جو مال لد کے آیا ہے اس سے ادائیگی ہو رہی ہے۔ اور پھر جب اس میں سے کچھ بچ گیا تو پھر یہ خیال نہیں آیا کہ بچ گیا ہے اس کو رکھ لیا جائے۔ آئندہ جب کوئی آئے گا تو دے دیں گے یا اپنی ضرورتوں کے لئے استعمال ہو جائے گا۔ نہیں، بلکہ فرمایا کہ مَیں اس وقت تک گھر نہیں جاؤں گا جب تک جو مال بھی پڑا ہے تقسیم نہ ہو جائے۔ ضرورت مند تلاش کرو اور ان میں تقسیم کر دو۔**

پھر ایک روایت ہے حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ حنین سے واپسی کے موقع پر کچھ بدو آپؐ کے پیچھے پڑ گئے۔ وہ بڑے اصرار سے سوال کر رہے تھے۔ جب آپؐ انہیں دینے لگے تو انہوں نے اتنا رش کیا کہ آپؐ کو مجبوراً ایک درخت کا سہارا لینا پڑا۔ حتیٰ کہ آپؐ کی چادر بھی چھین لی گئی۔ آپؐ نے فرمایا میری چادر تو مجھے واپس دے دو۔ پھر کیکروں کے بہت بڑے جنگل کی طرف اشارہ کیا (ایک درختوں کا جنگل تھا) آپؐ نے فرمایا اگر اس وسیع جنگل کے برابر بھی میرے پاس اونٹ ہوں تو مَیں ان کو تقسیم کرنے میں خوشی محسوس کروں گا۔ اور تم مجھے کبھی بخل سے کام لینے والا، جھوٹ بولنے والا یا بزدلی دکھانے والا نہیں پاؤ گے۔

(بخاری کتاب الفرض الخمس باب ما کان النبیﷺ یعطی المؤلفة قلوبھم)

پھر ایک روایت میں آتا ہے حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام کا واسطہ دے کر مانگا جاتا تو آپؐ حسب استطاعت ضرور دیتے۔ ایک دفعہ آپؐ کے پاس ایک آدمی آیا اور آپؐ نے اس کو بکریوں کا اتنا بڑا ریوڑ دیا کہ دو پہاڑوں کے درمیان کی وادی بھر گئی۔ جب وہ بکریاں لے کر اپنی قوم میں واپس آیا تو آ کر کہا کہ اے لوگو! اسلام قبول کر لو۔ محمد صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم تو اس طرح دیتے ہیں جیسے غربت واحتیاج کا انہیں کوئی ڈر ہی نہیں۔

(صحیح مسلم کتاب الفضائل باب فی سخائہ ﷺ)

ایک اور روایت ہے کہ جب آپؐ اس طرح لوگوں میں تقسیم کیا کرتے تھے تو اس دنیا حاصل کرنے کی وجہ سے لوگ ایمان لے آیا کرتے تھے۔ اسلام قبول کر لیا کرتے تھے۔ لیکن جب ایمان حاصل ہو جاتا تھا اسلام قبول کر لیتے تھے تو پھر ان کو مال سے زیادہ اسلام پیارا ہوتا تھا اور پھر وہ بھی قربانیوں میں لگ جایا کرتے تھے۔

پھر غزوہ حنین کے دن ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صفوان کو سو اونٹ دیئے، پھر سو اونٹ دیئے، پھر مزید سو اونٹ دیئے۔ یعنی تین سو اونٹ دیئے۔ وہ کہتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے مجھے سب سے زیادہ نفرت تھی۔ لیکن اس عنایت اور عطا نے میرے بغض کو محبت میں بدل دیا۔

(مسلم کتاب الفضائل باب فی سخائہ)

پھر حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ مَیں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اور آپؐ نے ایک سخت کھردرے کناروں والی چادر اوڑھ رکھی تھی کہ ایک بدّو آیا۔ اس نے چادر سے پکڑ کر بڑی زور سے اپنی طرف کھینچا۔ یہاں تک کہ آپؐ کی چادر سے آپؐ کے کندھوں پر نشان پڑ گئے۔ پھر اس نے کہا اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) میرے ان دو اونٹوں پر اللہ کے اس مال میں سے لدوا دو جو تیرے پاس ہے۔ اور جو مال تم مجھے دو گے وہ مال تمہارا یا تمہارے باپ کا نہیں ہے۔ آپؐ اس کی یہ بات سن کر خاموش رہے اور پھر فرمایا کہ مال تو اللہ کا مال ہے اور مَیں اس کا بندہ ہوں۔ پھر فرمایا کہ اے اعرابی جو سلوک تم نے میرے ساتھ کیا ہے یعنی یہ چادر کھینچی ہے اس کا تم سے بدلہ لیا جائے گا۔ بدّو کہنے لگا کہ ایسا نہیں ہو گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں؟ وہ کہنے لگا کہ اس لئے کہ آپؐ کبھی برائی کا بدلہ برائی سے نہیں لیتے۔ اس پر آپؐ مسکرا دیئے اور پھر آپؐ نے ایک شخص کو فرمایا کہ اس کو ایک اونٹ پر جَو اور دوسرے پر کھجوریں لاد دو۔

(کتاب الشفاء بتعریف حقوق المصطفی، علامہ قاضی عیاض، طبع دارالفکر بیروت 2003ء)

اب دیکھیں مانگنے والے کی کرختگی اور اجڈ پن لیکن آپؐ نے اس کو سامان دینے سے انکار نہیں کیا۔ یہ فرمایا کہ یہ جو جاہلانہ رویہ تم نے اختیار کیا ہے اور چادر کھینچی ہے اس کی سزا تمہیں ملے گی۔ اور یہ بھی شاید مذاق میں ہی کہا ہو۔ لیکن اس بدو کے جواب پر کہ آپؐ برائی کا بدلہ برائی سے نہیں لیتے تو آپؐ فوراً مسکرا دیئے۔ اور یہ آپؐ کی نرم طبیعت ہی تھی جس کا فائدہ اٹھاتے ہوئے بدو لوگ آپؐ سے اس طرح مخاطب ہوا کرتے تھے۔ ورنہ کب کوئی کسی دنیادار حاکم کے سامنے اس طرح رویہ اختیار کر سکتا ہے۔

ایک مرتبہ عین اقامت نماز کے وقت ایک بدو آیا۔ نماز کھڑی ہونے لگی تھی۔ آپؐ کا دامن پکڑ کر کہا کہ میری ایک معمولی سی ضرورت باقی رہ گئی ہے، خوف ہے کہ مَیں اس کو بھول نہ جاؤں۔ آپؐ اسے پورا کر دیجئے۔ چنانچہ آپؐ اس کے ساتھ تشریف لے گئے اور اس کی ضرورت پوری کر کے واپس آئے اور پھر نماز پڑھائی۔

(صحیح بخاری جلد اول صفحہ 484)

ایک روایت میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دس درہم تھے۔ کپڑے کا تاجر آیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے چار درہم میں ایک قمیص خریدی۔ وہ چلا گیا تو آپؐ نے وہ قمیص زیب تن فرمائی اور پہن لی۔ اچانک ایک حاجت مند آیا اس نے آ کر عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! آپؐ مجھے قمیص عطا فرمائیں اللہ تعالیٰ آپؐ کو جنت کے لباس میں سے کپڑے پہنائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی نئی قمیص اتار کر اسے دے دی۔ پھر آپؐ دکاندار کے پاس گئے اور اس سے ایک اور قمیص چار درہم میں خرید لی۔ تو آپؐ کے پاس ابھی دو درہم باقی تھے۔ راستے میں آپؐ کی نظر ایک لونڈی پر پڑی جو بیٹھی رو رہی تھی۔ آپؐ نے پوچھا کیوں روتی ہو، کہنے لگی یارسول اللہ! مجھے مالکوں نے دو درہم کا آٹا خریدنے کے لئے بھیجا تھا اور وہ مجھ سے کہیں گر گئے ہیں۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ دو درہم اسے دیئے کہ جاؤ آٹا خرید لو۔ پھر بھی وہ روتی جا رہی تھی۔ پھر آپؐ نے پوچھا اب کیوں روتی ہو؟ تو کہنے لگی کہ اس خوف سے کہ گھر والے دیر ہونے کی وجہ سے سزا نہ دیں۔ تو اس پر آپؐ اس بچی کے ساتھ اس کے گھر تشریف لے گئے۔ آپؐ نے سلام کیا۔ پھر دوبارہ سلام کیا۔ پھر تیسری دفعہ سلام کیا۔ تو پھر گھر والوں نے جواباً وعلیکم السلام کہا۔ اس پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ کیا تم نے پہلی بار سلام نہیں سنا تھا۔ انہوں نے کہا ہاں یارسول اللہ! سن لیا تھا۔ لیکن ہم چاہتے تھے کہ آپؐ ہمیں اور زیادہ سلام کریں۔ ہمارے ماں باپ تو آپؐ کے مقابل پر کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔ اس پر آپؐ نے فرمایا کہ مجھے اس لونڈی پر ترس آیا کہ کہیں تم اسے دیر سے آنے کی وجہ سے مارو نہ۔ اس لئے مَیں اس کے ساتھ چلا آیا ہوں۔ تو یہ سن کر لونڈی کے مالک نے کہا ہم اللہ کی خاطر اس کو آزاد کرتے ہیں کیونکہ آپؐ اس کے ساتھ تشریف لائے ہیں۔ اس پر آپؐ نے انہیں

جنت کی بشارت دی اور فرمایا کہ دیکھو دس درہموں میں اللہ تعالیٰ نے کتنی برکت ڈال دی ہے۔ اپنے نبی کو قمیص پہنا دی اور اس کے ذریعہ سے ایک انصاری شخص کو قمیص پہنا دی۔ اور پھر اس کے ذریعہ سے ایک گردن بھی آزاد کرالی۔ (مجمع الزوائد جلد 9 صفحہ 13 باب فی جودہ ﷺ)۔ تو آپؐ لوگوں کی ضرورتیں پوری کر کے خوش ہوا کرتے تھے۔ تو ایک آزادی ملنے پر تو خوشی کی انتہا نہیں تھی کہ کوئی غلام آزاد ہو جائے۔

پھر حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بحرین کا مال لایا گیا۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ مسجد میں اس کا ڈھیر لگا دو اور یہ سب سے زیادہ مال تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں لایا گیا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے مسجد تشریف لائے تو مال کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھا۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو سارا مال تقسیم فرما دیا اور ایک درہم بھی باقی نہیں بچا۔ اور اس وقت کوئی بھی ایسا شخص نہیں تھا جسے کچھ نہ کچھ ملا نہ ہو۔

(بخاری کتاب الصلوٰۃ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بدو نے ایک دفعہ آ کر اپنی ضرورت سے متعلق سوال کیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حسب حال جو میسر تھا اسے عطا فرما دیا۔ وہ اس پر سخت ناراض ہوا کہ میری ضرورت پوری نہیں ہو رہی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بڑی بے ادبی کے کلمات کہے۔ تو صحابہ کرام کو اس پر بڑی غیرت آئی اور اس کی طرف مارنے کے لئے بڑھے۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو روک دیا۔ اور آپؐ اس بدو کو اپنے ساتھ گھر میں لے گئے۔ اور اس کو وہاں کھانا وغیرہ کھلایا، خاطر تواضع کی اور اس کو مزید انعام واکرام سے نوازا۔ اور پھر اس سے پوچھا کہ کیا تم اب راضی ہو۔ تو وہ خوش ہو کر بولا کہ اب تو مَیں کیا میرے قبیلے والے بھی آپؐ سے راضی اور خوش ہیں۔ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ میرے صحابہ کے سامنے جا کر بھی یہ اظہار کر دو۔ کیونکہ تم نے ان کے سامنے میرے ساتھ سخت کلامی کر کے ان کی دلآزاری کی تھی۔ اور جب اس نے صحابہ کے سامنے بھی اسی طرح اظہار کیا تو آپؐ نے فرمایا: میری مثال اس اونٹ کے مالک کی طرح ہے جو اپنے اڑیل اونٹ کو بھی قابو کر لیتا ہے۔ مَیں سخت مزاج لوگوں کو بھی محبت سے سدھا لیتا ہوں۔

(مجمع الزوائد باب فی حسن خلقه وحیائه وحسن معاشرته جلد 9 صفحہ 15)

**پھر ایک روایت میں آتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں میں قبائیں تقسیم فرمائیں اور ایک نابینا صحابی تھے، مخرمہ، ان کو کوئی قبا نہ دی۔ وہ وہاں موجود نہیں تھے۔ تو وہ اپنے بیٹے کو لے کر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور بیٹے کو اندر بھیجا کہ جاؤ اور جا کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بتا کے آؤ کہ میں باہر آیا ہوں، باہر تشریف لائیں۔ اس پہ وہ اندر گیا تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سنا کہ وہ نابینا صحابی مخرمہ آئے ہیں تو آپؐ باہر تشریف لائے تو آپ کے ہاتھ میں ایک قبا تھی اور آپؐ نے فرمایا: 'اے مَخْرَمہ! خَبَأْتُ هٰذَا لَكَ' کہ اے مخرمہ! مَیں نے قبا تمہارے لئے سنبھال کے رکھی ہوئی تھی۔**

تو دیکھیں غریب اور نابینا صحابی کو بھولے نہیں۔ بلکہ سامان ایسا آیا ہوتا تھا رش ہوتا تھا کاموں کا بوجھ ہوتا تھا تو بھول بھی جاتے تو ایسی کوئی حرج کی بات نہیں تھی۔ لیکن اس کے لئے بھی حصہ نکال کر رکھا کہ وہ آئے گا اور اس کو دینا ہوگا۔

پھر حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہدیہ قبول فرماتے اور پھر اس کے بدلے میں لوٹاتے بھی تھے۔ جب آپؐ تحفہ لیتے تو لوٹایا بھی کرتے تھے۔ اور بڑھ کر لوٹایا کرتے تھے۔ چنانچہ فتح مکہ کے موقع پر بھی روایات میں آتا ہے کہ جب قبائل گروہ در گروہ آنے شروع ہوئے اور آپؐ کے لئے تحائف لے کے آتے تھے تو آپؐ بڑھ کر ان کو تحائف لوٹایا کرتے تھے۔

(ابو داؤد کتاب البیوع)

پھر حضرت ربیعہ بنت مُعَوِّذؓ بیان کرتی ہیں کہ مجھے میرے والد مُعَوِّذ بن عَفْرَاء نے تازہ کھجوروں کا ایک طشت اور کچھ ککڑیاں دیں کہ حضورؐ کی خدمت میں تحفہ کے طور پر لے جاؤ۔ تو کہتی ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہوئی چھوٹی ککڑیاں حضور کو بہت پسند تھیں۔ اس زمانے میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بحرین کے علاقے سے کچھ زیورات آئے ہوئے تھے تو آپؐ نے کھجوروں اور ککڑیوں کا تحفہ لے کے مجھے مٹھی بھر زیور عطا فرمایا۔ ایک دوسری روایت میں تو یہ بھی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ بھر کر سونے کے زیور ربیعہ کو دیئے اور فرمایا یہ زیور پہن لو۔

(مجمع الزوائد جلد نمبر 9 صفحہ 13 باب فی جودہ ﷺ)

تو یہ تھا آپؐ کی سخاوت کا انداز کہ کھجوروں اور ککڑیوں کے بدلے میں سونا عنایت فرما رہے ہیں۔ یہ نہیں خیال آیا کہ معمولی سا تحفہ کسی نے مجھے بھیجا ہے، غریب آدمی ہے تو چلو کوئی معمولی سی چیز اس کو لوٹا دی جائے یا اس سے بہتر چیز اس کو لوٹا دی جائے۔ نہیں۔ بلکہ اس کے بدلے میں آپؐ نے سونا عنایت فرمایا۔ اب ان سخاوت کے نظاروں کی مثال دنیا میں ہمیں کہاں نظر آتی ہے؟ سوائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے۔

پھر ایک اور روایت میں حضرت محمد بن حصین بن سواء اپنی دادی سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ایک مرتبہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تحفہ لائیں۔ آپؐ کی ازواج مطہرات نے اسے قبول نہ کیا۔ (اس وقت کوئی وجہ ہوگی) بہرحال جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پتہ لگا تو آپؐ نے حکم دیا اور انہوں نے رکھ لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بدلے میں انہیں ایک وادی عطا فرمائی۔ (المعجم الأوسط جلد 8 صفحہ 250)۔ ایک بہت بڑا رقبہ عطا فرمایا چھوٹے سے تحفے کے بدلے میں۔

پھر آپؐ اپنے سے قریبیوں سے تعلق رکھنے والوں کا بھی خوب خیال رکھا کرتے تھے، نوازا کرتے تھے۔ چنانچہ روایت میں آتا ہے حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی تحفہ آتا تھا تو فرمایا کرتے تھے کہ یہ فلاں عورت کو دے آؤ کیونکہ وہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی دوست تھی اور فلاں کو بھی دے آؤ کیونکہ وہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے پیار کرتی تھی۔

(المستدرك علی الصحیحین جلد 4 صفحہ 193)

عموماً یہی ہوتا تھا کہ آپؐ کسی کو نوازنے کے لئے ذرائع تلاش کرتے تھے کہ کس طرح اس کو فائدہ پہنچایا جائے۔ ہو سکتا ہے بعض دفعہ بعض حالات کا علم ہو جانے کے بعد بھی یہ نوازشات ہوتی ہوں۔

روایات میں آتا ہے کہ بعض اوقات ایسا ہوتا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص سے ایک چیز خریدتے اور پھر قیمت چکا دینے کے بعد، وہی چیز اس کو بطور عطیہ واپس فرما دیتے۔ بطور تحفہ کے واپس دے دیتے تھے۔ ایک مرتبہ آپؐ نے حضرت عمرؓ سے ایک اونٹ خریدا اور پھر اسی وقت اسے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو دے دیا۔ ان کے بیٹے کو وہ اونٹ تحفے کے طور پر دے دیا۔

(صحیح بخاری جلد اول صفحہ 282)

پھر ایک اور روایت میں آتا ہے۔ جابرؓ بن عبداللہ سے روایت ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ایک مرتبہ میں غزوہ سے واپسی پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ آپؐ نے فرمایا جو کوئی آگے بڑھ کر گھر والوں کو پہلے ملنا چاہے وہ تیزی سے روانہ ہو کر گھر پہنچ جائے۔ حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ یہ سن کر ہم جلدی سے آگے بڑھے۔ مَیں کالے سرخ بے داغ اونٹ پر سوار تھا اور لوگ مجھ سے پیچھے رہ گئے۔ یکایک میرا اونٹ اڑ گیا، چلنے سے رک گیا تو جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم مجھ تک پہنچ گئے۔ تو فرمایا کہ اے جابر! اپنا اونٹ مضبوطی سے تھام اور پھر آپؐ نے اس کو ایک چابک ماری تو وہ چل پڑا اور دوسروں سے آگے نکل گیا۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے جابر! کیا تو اپنا اونٹ

بیچتا ہے۔مَیں نے کہاہاں بیچوں گا۔حضرت جابر کہتے ہیں کہ جب میں مدینہ پہنچا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے ساتھ مسجد میں تشریف لے گئے۔مَیں آپؐ کے پاس گیااور اونٹ کو باندھ دیا اور مَیں نے عرض کی کہ آپؐ کا اونٹ حاضر ہے۔آپؐ باہر نکلے اور اونٹ کے گرد پھرنے لگے۔اس کو دیکھا۔پھر فرمایا یہ ہمارا اونٹ ہے۔پھر آپ نے اس اونٹ کی قیمت کئی اوقیہ سونا ادا فرمائی۔اور پھر جس کے ہاتھ یہ قیمت بھجوائی تھی اس کو یہ فرمایا کہ یہ جابر کو دے دو۔پھر آپؐ نے پوچھا کہ کیا تم نے قیمت وصول کر لی ہے۔تو جابر نے کہا ہاں یارسول اللہ!۔اس پر آپؐ نے فرمایا کہ یہ رقم بھی تمہاری ہےاور یہ اونٹ بھی تمہارا ہے۔دونوں چیزیں تم لے جاؤ۔

(بخاری کتاب الجهاد باب من ضرب دابة غیره فی الغزو)

دنیا کے مال کی آپؐ کی نظر میں کوئی وقعت نہیں تھی اور آپؐ کی ہر وقت یہ خواہش ہوتی تھی کہ جو بھی مال آئے میں لوگوں میں تقسیم کر دوں۔

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ میں جا رہا تھا۔تو سامنے اُحد پہاڑ تھا۔اس کو دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میرے پاس اُحد پہاڑ کے برابر بھی سونا آ جائے تو مجھے اس بات سے خوشی ہوگی کہ اس پر تیسرا دن چڑھنے سے پہلے پہلے اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر دوں اور ایک دینار بھی اپنے پاس بچا کے نہ رکھوں۔سوائے اس کے کہ جو مَیں قرض ادا کرنے کے لئے رکھ لوں اور سارا مال خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر دوں۔آپ نے دائیں بائیں، آگے پیچھے ہاتھوں سے اشارہ کر کے بتایا کہ اس طرح سارا مال دے دوں۔پھر فرمایا کہ جو لوگ زیادہ مالدار ہیں قیامت کے دن وہ گھاٹے میں ہوں گے۔سوائے ان کے جو اس طرح دائیں اور بائیں، آگے پیچھے خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔مگر ایسے لوگ بہت تھوڑے ہیں۔

(بخاری کتاب الرقاق باب قول النبیﷺ ما یسرنی ان عند ی مثل احد ذهبا)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت **صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سخاوت کرنے والا اللہ تعالیٰ کے قریب ہوتا ہے اور جنت کے بھی قریب اور لوگوں کے بھی قریب ہوتا ہے اور دوزخ سے دور ہوتا ہے۔جبکہ بخیل انسان، ( کنجوس انسان ) اللہ سے دور ہوتا ہے، لوگوں سے بھی دور ہوتا ہے اور دوزخ سے قریب ہوتا ہے۔اور جاہل سخی، بخیل عبادت کرنے والے کی نسبت اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے۔**(ترمذی کتاب البر باب ما جاء فی السخاء) ۔یعنی ایک جاہل انسان ہو لیکن سخاوت کرنے والا ہو، اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ زیادہ محبوب ہے بہ نسبت اُس کے جو بڑا عبادت گزار بھی ہو لیکن کنجوس ہو۔

یہ تھی وہ تعلیم جس کے مطابق آپؐ نے اپنی تمام عمر گزاری۔آپؐ کی جود وسخا کے بے تحاشا واقعات ہیں لیکن بیان نہیں ہو سکتے۔

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

’’اخلاقِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ وہ صدہا مواقع میں اچھی طرح کھل گئے اور امتحان کئے گئے اور ان کی صداقت آفتاب کی طرح روشن ہوگئی۔اور جو اخلاق کرم اور جود اور سخاوت اور ایثار اور فتوت اور شجاعت اور زہد اور قناعت اور اعراض عن الدنیا سے متعلق تھے وہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک میں روشن و تاباں اور درخشاں ہوئے کہ مسیح کیا بلکہ دنیا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کبھی کوئی بھی ایسا نبی نہیں گزرا جس کے اخلاق ایسی وضاحت تامہ سے روشن ہو گئے ہوں‘‘۔آنحضرتؐ کو دنیا سے کوئی غرض نہیں تھی۔اور یہ ایسے اخلاق تھے جو آپ میں تمام پہلے نبیوں سے بڑھ کر تھے۔’’کیونکہ خدائے تعالیٰ نے بے شمار خزائن کے دروازے آنحضرتؐ پر کھول دیئے سو آنجناب نے ان سب کو خدا کی راہ میں خرچ کیا اور کسی نوع کی تن پروری میں ایک حبہ بھی خرچ نہ ہوا۔نہ کوئی عمارت بنائی نہ کوئی بارگاہ تیار ہوئی۔ بلکہ ایک چھوٹے سے کچے کوٹھے میں جس کو غریب لوگوں کے کوٹھوں پر کچھ بھی ترجیح نہ تھی اپنی ساری عمر بسر کی۔بدی کرنے والوں سے نیکی کر کے دکھلائی اور وہ جو دل آزار تھے ان کو ان کی مصیبت کے وقت اپنے مال سے خوشی پہنچائی۔سونے کے لئے اکثر زمین پر ایک بستر اور رہنے کے لئے ایک چھوٹا سا جھونپڑا اور کھانے کے لئے نانِ جَو یا فاقہ اختیار کیا۔دنیا کی دولتیں بکثرت ان کو دی گئیں پر آنحضرتؐ نے اپنے پاک ہاتھوں کو دنیا سے ذرا آلودہ نہ کیا۔اور ہمیشہ فقر کو تونگری پر اور مسکینی کو امیری پر اختیار رکھا۔اور اس دن سے جو ظہور فرمایا تا اس دن تک جو اپنے رفیق اعلیٰ سے جا ملے بجز اپنے مولا کریم کے کسی کو کچھ چیز نہ سمجھا۔

فرمایا:’’غرض جُود اور سخاوت اور زہد اور قناعت اور مردی اور شجاعت اور محبت الٰہیہ کے متعلق جو جو اخلاق فاضلہ ہیں وہ بھی خداوند کریم نے حضرت خاتم الانبیاء میں ایسے ظاہر کئے کہ جن کی مثال نہ کبھی دنیا میں ظاہر ہوئی اور نہ آئندہ ظاہر ہوگی۔

(براهین احمدیه حصه سوم حاشیه نمبر 11صفحه 260-262)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ:

’’............دولت سے دل نہ لگانا۔دولت سے مغرور نہ ہونا، دولت مندی میں امساک اور بخل اختیار نہ کرنا اور کرم اور جود اور بخشش کا دروازہ کھولنا۔اور دولت کو ذریعہ نفس پروری نہ ٹھہرانا اور حکومت کو آلہ ظلم و تعدی نہ بنانا، یہ سب اخلاق ایسے ہیں کہ جن کے ثبوت کے لئے صاحب دولت اور صاحب طاقت ہونا شرط ہے۔اور اسی وقت بپایہ ثبوت پہنچتے ہیں کہ جب انسان کے لئے دولت واقتدار دونوں میسر ہوں‘‘۔

فرمایا:’’اور اس بارے میں سب سے اول قدم حضرت خاتم الرسل، محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کمال وضاحت سے یہ دونوں حالتیں وارد ہو گئیں۔اور ایسی ترتیب سے آئیں کہ جس سے تمام اخلاق فاضلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مثل آفتاب کے روشن ہو گئے۔اور مضمون ﴿اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ﴾ کا بپایہ ثبوت پہنچ گیا۔اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کا دونوں طور پر علیٰ وجہ الکمال ثابت ہونا تمام انبیاء کے اخلاق کو ثابت کرتا ہے۔کیونکہ آنجناب نے ان کی نبوت اور ان کی کتابوں کو تصدیق کیا۔اور ان کا مقرب اللہ ہونا ظاہر کر دیا ہے۔

(براهین احمدیه صفحه 266-282حاشیه نمبر 11)

## تحریک جدید کا ایک مطالبہ

تحریک جدید کا 17واں مطالبہ بیکاری دور کرنے کے بارے میں ہے۔اس ضمن میں سیدنا حضرت مصلح موعود نے فرمایا:۔

’’میں نے یہ بارہا کہا ہے کہ بیکار مت رہو۔اس میں امیر غریب مساوی ہیں بلکہ غریب کو جس کا پیٹ خالی ہے کام کرنے کی زیادہ ضرورت ہے۔میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ تحریک جدید تمہیں اس وقت تک کامیاب نہیں کرسکتی جب تک رات دن ایک کر کے کام نہ کرو۔‘‘(مطالبات صفحہ:123)

(وکیل المال اول)

## کمپیوٹر کلاسز کا اجراء

خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر اہتمام موسم گرما کی تعطیلات میں مندرجہ ذیل کورسز کا اجراء جولائی سے کیا جا رہا ہے۔ داخلہ کے خواہش مند حضرات اپنی رجسٹریشن مندرجہ ذیل ای میل پر کروالیں۔

ewanmahmood@brain.net.pk

ای میل میں اپنا نام۔ ایڈریس ۔فون نمبر اور تعلیمی قابلیت ضرور لکھیں۔احباب بھرپور استفادہ کریں۔

**Visual Basic 6-1**

دورانیہ 3 ماہ۔ فیس کورس-/2000 روپے

نوٹ: امیدوار کمپیوٹر کا ابتدائی علم رکھتے ہوں۔

**Visual Basic.Net-2**

دورانیہ 3 ماہ۔ فیس کورس-/3000 روپے۔

نوٹ: امیدوار کمپیوٹر کا ابتدائی علم رکھتے ہوں۔

**Web Programming-3**

(ASP.VB Script.Html.)

دورانیہ 2 ماہ۔ فیس کورس -/2000 روپے۔

نوٹ: امیدوار کمپیوٹر کا ابتدائی علم رکھتے ہوں۔

**Java-4**

دورانیہ 6 ہفتے فیس کورس-/800 روپے۔

نوٹ: امیدوار کمپیوٹر کا ابتدائی علم رکھتے ہوں۔

(انچارج طاہر کمپیوٹر انسٹیٹیوٹ خدام الاحمدیہ پاکستان)

# وصایا

## ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

### مسل نمبر 48553 میں مہدی احمد بھٹی

ولد سلطان بھٹی قوم بھٹی پیشہ مزدوری عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جھنگڑ حاکم والا ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1-4-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔ایک عدد بھینس اندازاً مالیتی-/20000 روپے۔2۔ایک عدد سائیکل اندازاً مالیتی-/1000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ-/2000 روپے ماہوار بصورت مزدوری مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔العبد مہدی احمد بھٹی گواہ شد نمبر 1 احمد سلام طاہر گوندل معلم سلسلہ وصیت نمبر 33006 گواہ شد نمبر 2 ناصر احمد مبشر جھنگڑ حاکم والہ

### مسل نمبر 48554 میں راشدہ پروین

بنت شاہ محمد قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک 11 یوسی ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 30-5-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ راشدہ پروین گواہ شد نمبر 1 محمد رفیع خاور ولد محمد رمضان گواہ شد نمبر 2 اورنگ زیب ولد شاہ محمد چک نمبر 11 یوسی سی

### مسل نمبر 48555 میں فاخرہ پروین

بنت شاہ محمد قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 11 یوسی ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 31-5-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ فاخرہ پروین گواہ شد نمبر 1 محمد رفیع خاور چک نمبر 11 یوسی گواہ شد نمبر 2 اورنگ زیب چک 11 یوسی

### مسل نمبر 48556 میں بشریٰ بیگم

بیوہ ڈاکٹر بشیر احمد مرحوم قوم ہنجرا جٹ پیشہ خانہ داری عمر 68 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلّہ عثمان گنج حافظ آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1-5-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔طلائی زیور 5 تولہ مالیتی اندازاً-/45000 روپے۔ 2۔ زمین ترکہ خاوند 10 ایکڑ مالیتی اندازاً 50 لاکھ کا شرعی 1/8 حصہ۔ 3۔ دوکانیں ترکہ خاوند تین عدد مالیتی اندازاً 15 لاکھ کا شرعی 1/8 حصہ۔ 4۔ حق مہر وصول شدہ-/500 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔اور مبلغ-/45000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ بشریٰ بیگم گواہ شد نمبر 1 چوہدری ندیم احمد طاہر ولد ڈاکٹر بشیر احمد مرحوم گواہ شد نمبر 2 چوہدری ناصر احمد جاوید ولد چوہدری محمد عبداللہ

### مسل نمبر 48557 میں عبدالوحید

ولد عبداللطیف قوم کمبوہ پیشہ ملازمت عمر 36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شاہ تاج ٹیکسٹائل ملز ضلع قصور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10-4-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔ پلاٹ 10 مرلہ واقع دار الیمن وسطی ربوہ مالیتی -/200000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/10700 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد عبدالوحید گواہ شد نمبر 1 محمد اشرف باجوہ وصیت نمبر 24727 گواہ شد نمبر 2 خواجہ منصور احمد ولد خواجہ محمد یٰسین

### مسل نمبر 48558 میں رخسانہ وحید

زوجہ عبدالوحید قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شاہ تاج ٹیکسٹائل ملز ضلع قصور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21-5-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔حق مہر-/40000 روپے۔2۔طلائی زیور اندازاً 5 تولے مالیتی-/47500 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ رخسانہ وحید گواہ شد نمبر 1 محمد اشرف باجوہ وصیت نمبر 24727 گواہ شد نمبر 2 خواجہ منصور احمد ولد خواجہ محمد یٰسین

# سانحہ ارتحال

مکرم صداقت احمد صاحب بٹ تحریر کرتے ہیں کہ مکرم یعقوب احمد بٹ صاحب برادر درویش قادیان محمد ایوب بٹ صاحب بعمر 64 سال مورخہ 11 جون 2005ء کو بقضائے الٰہی کراچی میں وفات پا گئے۔ مرحوم ریٹائرڈ نیوی آفیسر تھے۔اور 1980ء سے جماعت احمدیہ کے فعال کارکن تھے۔آپ کو کئی جماعتی عہدوں پر فائز رہ کر جماعت کی خدمت کی توفیق ملی۔وفات کے وقت نائب ناظم تربیت ضلع کراچی کے عہدے پر فائز تھے۔آپ کا جنازہ مکرم محمد اسحاق صاحب صدر حلقہ ڈرگ روڈ نے بعد نماز عصر پڑھایا اور آپ کی تدفین احمدیہ قبرستان کراچی میں ہوئی اور ناظم انصاراللہ ضلع کراچی مکرم قریشی محمود احمد صاحب نے دعا کروائی مرحوم نے اپنے سوگواروں میں ایک بیوہ 4 بیٹے اور 2 بیٹیاں چھوڑیں میں احباب جماعت سے درخواست ہے کہ مرحوم کی بلندی درجات کے لئے اور سوگواروں کو یہ غم برداشت کرنے کا حوصلہ عطا فرمانے کی دعا کریں۔

خان نیم پلیٹس
سکرین پرنٹنگ،شیلڈز،گرافک ڈیزائننگ
ڈیکم فارمنگ،بلسٹر پیکنگ،فوٹو ID کارڈز
ٹاؤن شپ لاہور فون: 5150862-5123862
Email:knp_pk@yahoo.com

حسین اور دلکش زیورات کا مرکز
الحمید جیولرز عمر مارکیٹ ربوہ
فون شوروم: 047-6215527
طالب دعا: میاں محمد نصر اللہ ابن میاں محمد امین رہائش: 6213213

HAROON'S-3
★★★★★★★★★★★★★★★★★
Shop No.8 Block A
Super Market, Islamabad.
Ph: 2275734, 2829886, 2873874

# اطلاعات واعلانات

## جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخلہ

جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخلہ 2005ء کیلئے درخواست دہندگان جن کا میٹرک کا نتیجہ نکل چکا ہے وہ فوری طور پر اپنے نتیجہ کی اطلاع بھجوائیں تا کہ جو بنیادی معیار پر پورا اترتے ہیں ان کو انٹرویو کیلئے تفصیلی چٹھی بھجوائی جاسکے۔ نتیجہ کی اطلاع کے ساتھ وکالت دیوان کی سابقہ چٹھی کا حوالہ ضرور دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

(فون 047-6213563 موبائل: 0300-7700328)

فیکس: 047-6212296

## مدرسۃ الحفظ طلباء میں داخلہ

مدرسۃ الحفظ طلباء ربوہ میں داخلہ برائے سال 2005ء کیلئے درخواست وصول کرنے کی آخری تاریخ 21 جولائی 2005ء ہے۔ والدین سے درخواست ہے کہ وہ اپنے بچہ کے داخلہ کیلئے درخواست سادہ کاغذ پر ناظر صاحب تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے نام مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ ارسال کریں۔

☆ نام۔ ولدیت۔ تاریخ پیدائش۔ ایڈریس مع ٹیلی فون نمبر (اگر ہو تو)

☆ برتھ سرٹیفیکیٹ کی فوٹو کاپی (انٹرویو کے وقت اصل سرٹیفیکیٹ ہمراہ لانا ضروری ہے)

☆ پرائمری پاس سرٹیفیکیٹ کی فوٹو کاپی (انٹرویو کے وقت اصل سرٹیفیکیٹ ہمراہ لانا ضروری ہے)

☆ درخواست پر صدر/امیر جماعت کی تصدیق ضروری ہے۔

اہلیت: ☆ امیدوار کیلئے ضروری ہے کہ 31 مارچ 2005ء تک اس کی عمر ساڑھے گیارہ سال سے زائد نہ ہو۔ ☆ امیدوار پرائمری پاس ہو۔

☆ امیدوار نے قرآن کریم ناظرہ صحت تلفظ کے ساتھ مکمل پڑھا ہو۔

انٹرویو: ☆ ربوہ کے امیدواران کا انٹرویو مورخہ 6۔اگست صبح 6:30 بجے مدرسۃ الحفظ میں ہوگا۔

☆ بیرون ربوہ کے امیدواران کا انٹرویو مورخہ 7۔اگست صبح 6:30 بجے مدرسۃ الحفظ میں ہوگا۔

انٹرویو کیلئے امیدواران کی لسٹ مورخہ 5۔اگست کو دارالضیافت کے استقبالیہ میں اور مدرسۃ الحفظ کے گیٹ پر آویزاں کر دی جائے گی۔ تمام امیدواران سے درخواست ہے کہ انٹرویو کیلئے آنے سے قبل اس بات کی تسلی کر لیں کہ ان کا نام لسٹ میں شامل ہے نیز مقررہ وقت پر تشریف لائیں۔

عارضی لسٹ: کامیاب امیدواران کی عارضی لسٹ مورخہ 10۔اگست 2005ء کو صبح 9:00 بجے مدرسۃ الحفظ اور نظارت تعلیم کے نوٹس بورڈ پر آویزاں کر دی جائے گی تدریس کا آغاز مورخہ 16۔اگست سے ہوگا حتمی داخلہ ایک ماہ کی تدریسی کارکردگی پر دیا جائے گا۔

نظارت تعلیم۔ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

پوسٹ کوڈ: 35460 فون: 047-6212473

فون مدرسۃ الحفظ طلباء: 047-6213322

# درخواست دعا

مکرم محمد ارشد کاتب صاحب لکھتے ہیں۔ خاکسار کا نواسہ عزیزم عدنان احمد ابن مکرم مہر عرفان احمد صاحب آف کراچی شدید بیمار ہے اور سرسید ہسپتال کراچی میں زیر علاج ہے۔ عزیز کی کامل و عاجل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو جلد از جلد شفا دے اور خادم دین بنائے والدین کیلئے قرۃ العین بنے۔

مکرم سلیم احمد کاشف صاحب ناظم اصلاح وارشاد خدام الاحمدیہ ضلع خانیوال تحریر کرتے ہیں کہ وہ فارم کی چھت پر کام کر رہے تھے کہ اچانک چھت گر گئی جس سے ان کے ٹخنے اور ریڑھ کی ہڈی پر کافی چوٹیں آئی ہیں احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ شفاء کاملہ وعاجلہ سے نوازے۔ آمین

| ربوہ میں طلوع وغروب 19 جولائی 2005ء | |
|---|---|
| طلوع فجر | 3:37 |
| طلوع آفتاب | 5:13 |
| زوال آفتاب | 12:15 |
| غروب آفتاب | 7:16 |

AL-FAZAL JEWELLERS
YADGAR CHOWK RABWAH
PH:04524-213649

احمد ٹریولز انٹرنیشنل گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:211550 Fax 04524-212980
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

روشن کاجل
آنکھوں کی حفاظت اور خوبصورتی کیلئے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:04524-212434 Fax:213966

New BALENO SUZUKI
...New look, better comfort

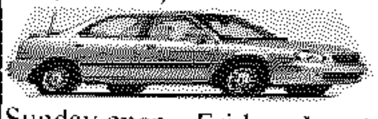

Sunday open Friday closed
Under supervision of Qualified Engineers
MINI MOTORS
54-Industrial Area, Gulberg III, Lahore
Tel:5712119-5873384

البشیرز معروف قابل اعتماد نام
پیچ
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات وملبوسات
اب چنیوٹ کے ساتھ ساتھ ربوہ میں با اعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز شوروم ربوہ
فون شوروم چنیوٹ 04524-214510-04942-423173

ایم موسیٰ اینڈ سنز
ڈیلرز:۔ ملکی وغیر ملکی BMX+MTB بائیسکل اینڈ بے بی آرٹیکلز
27۔ نیلا گنبد لاہور فون: 7244220
پروپرائٹرز۔ مظفر احمد ناگی۔ طاہر احمد ناگی

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور

22 قیراط لوکل، امپورٹڈ اور ڈائمنڈ زیورات کا مرکز
Mob: 0300-9491442 TEL:042-6684032
دلہن جیولرز
Dulhan Jewellers
Gold Palace Plaza, Shop # 1, Defence Chowk, Main Boulevard Defence Society, Lahore Cantt.
طالب دعا: قدیر احمد، حفیظ احمد

لاہور، کراچی، ڈیفنس لاہور اور گوادر میں
جائیداد کی خریدوفروخت کا با اعتماد ادارہ
عمر اسٹیٹ
Real Estate Consultants
فون 0425301549-50
موبائل: 0300-9488447
ای میل: umerestate@hotmail.com
452.G4 مین بولیوارڈ، جوہر ٹاؤن II لاہور
پروپرائٹر: چوہدری اکبر علی

DASCO
BEST QUALITY PARTS
داؤد آٹو سپلائی
ڈیلر ٹویوٹا۔ سوزوکی۔ مزدا۔ ڈاٹسن
ومعیاری پاکستانی پارٹس
M-28 آٹو سنٹر۔ بادامی باغ لاہور
طالب دعا: شیخ محمد الیاس، داؤد احمد، محمد عباس
محمود احمد، ناصر احمد فون: 7725205

DUBAI DUBAI
PROPERTIES AT OWNERSHIP BASIS
Invest in Dubai's vibrant free hold property market
Excellent premiums / rentals returns
Residence Visa for buyer & immediate family members
M Zahid Qureshi Mansoor Ahmed
Mobile (++) 97150 462 0804 Mobile (++) 97150 6546524
Fax (++) 9716 559 6674 Tel (++) 971 4 366 3711
E.Mail: dxbproperties@yahoo.com

C.P.L 29-FD

6 فٹ سالڈ ڈش اور ڈیجیٹل سیٹلائٹ پر MTA کی کرسٹل کلیئر نشریات کے لئے
فریج۔ فریزر۔ واشنگ مشین
T.V۔ گیزر۔ ائرکنڈیشنر
سپلیٹ۔ ٹیپ ریکارڈر
وی سی آر بھی دستیاب ہیں
عثمان الیکٹرونکس
7231680
7231681
7223204
7353105
1۔ لنک میکلوڈ روڈ بالمقابل جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور
طالب دعا: انعام اللہ
Email:uepak@hotmail.com

ڈیلر Samsung,Sony.LG. PEL
Dawlance,Mitsubishi, Orient,
Waves, Super National
Super Asia` Success,kentex
احمدی بھائیوں کیلئے خصوصی رعایت
پاکستان الیکٹرونکس
سپلٹ ائیر کنڈیشنر کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے
آپ کا اعتماد ہماری پہچان
ایک بار ضرور تشریف لائیں۔
26/2/C1 نزد غوثیہ چوک کالج روڈ ٹاؤن شپ لاہور
فون 5124127-5118557-0300-4256291
طالب دعا مقصود احمد ساجد (سابقہ ریجنل سیلز مینیجر Pel)